تذکرہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

عبدالرشید عراقی

ناشر

محدث روپڑی اکیڈمی

جامع القدس۔ چوک دالگراں لاہور

تذکرہ محدث روپڑیؒ

تالیف

عبدالرشید عراقی

ناشر

محدث روپڑی اکیڈیمی۔ جامع القدس۔ چوک دالگراں

(لاہور)

جملہ حقوق طباعت بحق محدث اکیڈمی لاہور محفوظ ہیں۔

نام کتاب ______ تذکرہ محدث روپڑیؒ

نام مصنف ______ عبدالرشید عراقی

صفحات ______ 54

تعداد ______

سن اشاعت ______ ستمبر 2000ء

فہرست

عنوان	صفحہ
محدث روپڑی کا خاندان	13
ابتدائی تعلیم	13
مدرسہ غزنویہ امرتسر میں داخلہ	14
دہلی میں تعلیم	15
سندو اجازت	17
اساتذہ	
مولانا عبدالقادر لکھویؒ	17
مولانا عبدالاوّل غزنویؒ	18
مولانا عبدالجبار غزنویؒ	19
مولانا عبداللہ غازی پوری	20
مولانا حافظ عبدالمنان وزیرآبادی	22
روپڑ میں قیام	24

عنوان	صفحہ
اولاد	24
جمیعۃ تنظیم اہلحدیث متحدہ پنجاب	27
ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث کا اجراء	27
دارالحدیث رحمانیہ دہلی	28
تلامذہ	
مولانا عبدالجبار کھنڈیلویؒ	30
مولانا حافظ اسماعیل روپڑیؒ	31
مولانا محمد صدیقؒ	32
مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ	33
مولانا ثناء اللہ مدنیؒ	34
مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی	34
مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ سے اختلاف	35
محدث روپڑیؒ کا علم و فضل	36
لاہور میں قیام	37

عنوان	صفحہ
راقم کا تعلق	38
وفات	39
حکیم عنائت اللہ نسیم کے تاثرات	39
تصانیف	42

کلمۃ الناشر

شیخ محمد بن صالح بن عثیمن اپنی کتاب "الضیا الامع من خطب الجوامع" میں لکھتے ہیں۔

"علم حاصل کرو، تاکہ بعد میں آنے والوں میں تمہیں اچھائی کے ساتھ یاد کیا جائے۔ کیونکہ علم کے آثار و نقوش لازوال ہوتے ہیں۔ اور صاحب علم دنیا سے چلے جاتے ہیں پس عطاء ربانی کے آثار قابل تعریف اور ان کے کام پسندیدہ ہوتے ہیں۔ ان کی کوشش باعث تشکر و امتنان اور ان کا ذکر بلند ہوتا ہے۔ جب مجالس میں ان کا ذکر ہوتا ہے تو ان کی تعریف اور رحمت کی دعا کی جاتی ہے۔ اور جب اعمال صالحہ اور اچھے آداب کا ذکر کیا جائے تو یہ لوگوں کے لئے مثال اور نمونہ ہوتے ہیں۔

تذکرہ نگاری اصناف نثر کی ایک صنف ہے اور یہ موضوع بہت زیادہ وسیع ہے۔ مسلمانوں نے ہر دور میں اس موضوع کی طرف توجہ کی ہے اور جامع تذکرے لکھ کر اپنے ممدوح اکابر کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

برصغیر (پاک وہند) میں مولانا سید نواب صدیق حسن خاں مرحوم، مولانا عبدالحئی لکھنوی اور مولانا حکیم سید عبدالحئی الحسنی رائے بریلوی نے تذکرہ نگاری میں جو خدمات انجام دیں وہ برصغیر کی اسلامی تاریخ کا ایک زریں باب ہے۔

حضرت العلام مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ اسلامی اور دینی علوم میں ایک بحر ناپید اکنار تھے۔ تفسیر، حدیث اور فقہ پر بڑا عبور تھا۔ فروعی اور فقہی مسائل پر بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ وسعت نظر کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے قوت حافظہ کی غیر معمولی نعمت سے بھی انہیں سرفراز کیا تھا کہ ہر طرح کے مسائل واحکام کے مباحث پر ان کو مکمل دسترس حاصل تھی۔ علم کلام، فلسفہ اور منطق پر بھی عبور تھا اور اس فن کی مشکل سے مشکل کتاب بھی ان کے سامنے ایسی تھی جیسے ایک عام کتاب ہوتی ہے۔

حضرت العلام محدث روپڑیؒ کی ساری زندگی تبلیغ دین اور حمایت اسلام میں گزری۔ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف

ذریعہ آپ کے کارہائے نمایاں تاریخ اہلحدیث میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ملک عبدالرشید عراقی صاحب نے اپنی اس کتاب میں حضرت محدث روپڑیؒ کے حالات زندگی اور ان کی علمی خدمات کا مختصر تذکرہ کیا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بڑی جامع اور عمدہ کتاب ہے۔ تمام اسلام دوست حضرات کو بالعموم نوجوان نسل کو بالخصوص ایسے عظیم المرتبت انسانوں کے حالات اور کارناموں کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

حافظ عبدالوہاب روپڑی
جامع القدس (اہلحدیث)
نشتر روڈ۔ لاہور
۵ جولائی، ۲۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی کا شمار ممتاز علمائے اہلحدیث میں ہوتا تھا۔ اور بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ وسعتِ نظر' وسعت مطالعہ' رسوخ فی العلم' ذہانت ولطافت' میں ان کی نظیر پورے برصغیر پاک وہند میں کیا ممالک اسلامیہ میں بھی مشکل ہے ان جیسا وسیع العلم مفسر قرآن' محدث' مورخ اور فقیہہ شاید برسوں میں بھی پیدا نہ ہو۔ ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پے روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

محدث روپڑیؒ بیک وقت کامل الفن عالم' نکتہ آفرین مفسر' بالغ نظر فقیہہ' وسیع النظر مورخ کامیاب معلم ومدرس بلند پایہ متکلم اور زود قلم مصنف تھے۔

مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ اخلاق حمیدہ کے حامل تھے بڑے خوش اخلاق اور کم سخن تھے۔

مرحوم حضرت محدثؒ روپڑی کا خاندان تقریباً نصف صدی سے زیادہ کتاب وسنت کی ترقی وترویج اور شرک وبدعت کی تردید وتوبیخ میں مصروف عمل ہے اور آپ نے جو توحید وسنت کا پودا لگایا۔ آپ کی

زندگی میں اس کی آبیاری میں آپ کے بھتیجے مولانا حافظ اسمٰعیل روپڑی مرحوم مولانا حافظ عبد القادر روپڑی مرحوم آپ کے معاون رہے۔ شیخ الاسلام کی وفات کے بعد اس ذمہ داری کو سلطان المناظرین حضرت مولانا حافظ عبد القادر روپڑیؒ نے بڑے احسن انداز سے نبھایا پھر انکی وفات کے بعد اس ذمہ داری کو حافظ محمد جاوید روپڑی، حافظ عبد الغفار روپڑی اور حافظ عبد الوہاب روپڑی احسن طریق سے انجام دے رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

میں نے اس کتابچہ میں مولانا حافظ عبد اللہ روپڑیؒ کے حالات زندگی، ان کے اساتذہ وتلامذہ اور ان کی علمی خدمات کا مختصر تذکرہ کیا ہے۔

میں مولانا حافظ عبد الغفار روپڑی اور مولانا حافظ عبد الوہاب روپڑی کا شکر گزار ہوں کہ جن کے ذریعہ یہ کتابچہ محدث روپڑی اکیڈمی لاہور کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔

(عبد الرشید عراقی)

سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ

27 اگست 1999ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ

1304ھ / 1887ء۔1384ھ / 1964ء

مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی کا شمار ممتاز علمائے اہلحدیث میں ہوتا ہے آپ علوم اسلامیہ کے تبحر عالم تھے تفسیر' حدیث' فقہ' اصول فقہ' ادب' عقائد و کلام' لغت' اسماء الرجال' تاریخ و سیر' منطق و فلسفہ' علم کلام' معانی اور صرف و نحو میں ید طولی بھی حاصل تھا۔ فقہ الحدیث میں مجتہدانہ بصیرت کے حامل تھے اتباع سنت' طہارت و تقویٰ' پرہیزگاری' تبحر علم' وسعت نظر' اور کتاب و سنت کی تفسیر و تعبیر میں یگانہ عہد تھے اپنی عمر کا بڑا حصہ علوم دینیہ خصوصاً کتاب اللہ اور حدیث نبوی ﷺ کی درس و تدریس میں گزارا۔ اور جو علمائے کرام ان سے فیض یاب ہوئے۔ ان میں سے بعض اپنے علمی تبحر کی وجہ سے حضرت محدث روپڑی کی مسند کے صحیح جانشین ہوئے مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ اپنے ذاتی علم و فضل میں اپنے ہم عصر علمائے کرام میں ممتاز تھے۔

ولادت:

مولانا حافظ عبداللہ 1304ھ / 1887ء میں موضع کمیر پور ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے (فتاوی اہلحدیث ج 1 صفحہ 15)

محدث روپڑیؒ کا خاندان

مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ کے والد ماجد کا نام میاں روشن دینؒ تھا میاں روشن دینؒ کے سات بیٹے تھے۔

۱۔ مولوی رکن الدینؒ

۲۔ میاں رحیم بخشؒ

۳۔ حافظ عبداللہؒ

۴۔ میاں عبدالواحدؒ

۵۔ حافظ محمد حسینؒ

۶۔ حافظ عبدالرحمٰنؒ

۷۔ عبدالقادرؒ

ابتدائی تعلیم

مولانا حافظ عبداللہ نے تعلیم کا آغاز موضع ڈوبہ تحصیل چونیاں ضلع لاہور (حال قصور) سے کیا ان کے پہلے اُستاد مولوی

عبداللہ نامی ایک بزرگ تھے۔ ان سے محدث روپڑیؒ نے ناظرہ قرآن مجید پڑھا۔ اور قرآن مجید کے آٹھ پارے حفظ کیئے۔ اس کے بعد مولانا حافظ عبداللہ اپنے بھائی کے ہمراہ لکھو کے ضلع فیروزپور چلے گئے۔ اس وقت مولانا عبدالقادر لکھوی مدرسہ محمدیہ کے مہتمم تھے۔ حافظ عبداللہ روپڑیؒ نے اُن سے صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ لکھو کے سے حافظ عبداللہ میرٹھ تشریف لے گئے اور میرٹھ کے مدرسہ نعمانیہ میں ایک سال زیر تعلیم رہے۔ وہاں آپ نے صرف و نحو کی تعلیم حاصل کی۔

(فتاوٰی اہلحدیث ج 1 صفحہ 16)

مدرسہ غزنویہ امرتسر میں داخلہ

میرٹھ میں ایک سال قیام کے بعد حافظ عبداللہ صاحبؒ کو مدرسہ غزنویہ امرتسر بھیج دیا گیا مدرسہ غزنویہ میں داخلہ کے بعد آپ نے پہلے بقیہ قرآن مجید (بائیس پارے) حفظ کیئے۔ اس کے بعد مدرسہ غزنویہ میں آپ نے جن علمائے کرام سے تعلیم حاصل کی اُن کے نام یہ ہیں۔

مولوی معصوم علی ہزاروی

مولوی محی الدین حنفی

مولانا سید عبدالاوّل غزنوی

حضرت الامام مولانا سید عبدالجبار غزنویؒ

اُن کے علاوہ مدرسہ نعمانیہ امرتسر کے مدرس مولانا عبدالصمد سے بھی اصول فقہ میں استفادہ کیا۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج 1 صفحہ 16)

دہلی میں تعلیم

امرتسر میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ امرتسر سے دہلی تشریف لے گئے اور دہلی میں آپ نے مولانا حافظ عبداللہ غازی پوریؒ اور مولانا محمد اسحاق منطقیؒ سے بعض علوم میں استفادہ کیا۔ مولانا حافظ عبداللہ صاحب اپنی تعلیمی سرگزشت اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"میں نے تفسیر' حدیث اور فنون کی ابتدائی کتابیں امرتسر مدرسہ غزنویہ وغیرہ میں پڑھیں' فنون کی تکمیل باقی تھی۔ اس سلسلے میں عازم دہلی ہوا۔ میاں صاحب سید نذیر حسینؒ دہلوی' میرے دہلی پہنچنے سے آٹھ سال پہلے وفات پا چکے تھے۔ میں 1328ھ بمطابق 1910ء دہلی پہنچا۔ اور ان کی وفات 1320ھ بمطابق 1902ء کو ہوئی۔

میں نے دہلی میں تین سال قیام کیا۔1913ء کے آخر میں مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی مرحوم کی خبر وفات پہنچی۔ چونکہ شروع سے میرے مربی وہی تھے تقریباً دس سال کی عمر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا سات آٹھ سال ان کے پاس گزارے۔ ظاہری اور باطنی فیوض پائے۔ دینیات کی تکمیل کر کے سند لی اس لیے ان کی جدائی کا صدمہ میرے لیے خصوصیت سے ناقابل برداشت تھا۔ آخر رضا بالقضاء کا مسئلہ دل کی ڈھارس بنا اور طبیعت میں کچھ سکون پیدا ہوا لیکن جی اُداس رہتا اس لیے طبیعت نے فیصلہ کیا کہ جلد واپس ہونا چاہیے فنون کی کچھ کتابیں باقی تھیں دہلی میں ان کی تکمیل جلدی نہ ہو سکنے کی وجہ سے ریاست رام پور چلا گیا وہاں مدرسہ عالیہ (نواب صاحب) میں ایک سال تعلیم پائی اور وہیں مولوی فاضل اور درس نظامی کی دو ڈگریاں حاصل کیں۔ 1914ء میں جب فارغ ہو کر امرتسر آیا اور اس کے بعد 1915ء میں روپڑ میں مقیم ہو گیا۔(ادسال الیدین بعد الرکوع ص 3-4)

مدرسہ عالیہ رام پور میں حضرت محدث روپڑیؒ نے مولوی محمد امینؒ پشاوری اور مولوی فضل حقؒ رام پوری سے استفادہ کیا۔ یہ دونوں استاد بڑے منطقی، فلسفی اور علم الکلام میں بحر العلوم تھے۔

(فتاویٰ اہلحدیث جلد 1 صفحہ 17)

سند واجازت

حدیث میں مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ نے استاد پنجاب شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی سے سند واجازت حاصل کی۔

اساتذہ کا مختصر تعارف

مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ نے جن اساتذہ کرام سے مختلف علوم میں استفادہ کیا۔ اُن کے نام آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ ذیل میں آپ کے پانچ اساتذہ کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

مولانا عبدالقادر لکھویؒ

مولانا عبدالقادر لکھویؒ بن حکیم محمد شریف بن حافظ بارک اللہ 1249ھ بمطابق 1849ء موضع لکھو کے ضلع فیروزپور (مشرق پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ علوم آلیہ وعالیہ کی تعلیم مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی سے حاصل کی۔ حدیث کی تعلیم حضرت الامام مولانا سید عبدالجبار غزنویؒ سے حاصل کی۔ اس کے بعد اُستاد پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے حدیث کی دوسری سند حاصل کی۔ فراغت تعلیم کے بعد درس و

تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور تمام زندگی مدرسہ محمدیہ لکھو کے میں حدیث نبوی ﷺ کا درس دیتے رہے۔ ان کی تدریسی زندگی پچاس سال تک محیط ہے مولانا عبدالقادر لکھویؒ پیکر حلم اور مجسّم تقویٰ و اخلاص تھے۔ مولانا عبدالقادر لکھویؒ نے 1342ھ بمطابق 1924ء انتقال کیا۔ (الفیوض المحمدیہ ص 181)

مولانا سید عبدالاوّل غزنویؒ

مولانا سید عبدالاوّل بن محمد بن عبداللہ غزنوی علمائے فحول میں سے تھے آپ نے جملہ علوم اسلامیہ کی تعلیم مولانا عبدالقادر لکھویؒ، مولانا سید عبدالجبار غزنویؒ، مولانا محمد غزنوی اور مولانا سید عبداللہ غزنوی رحمھم اللہ سے حاصل کی۔ حدیث کی تعلیم شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی سے حاصل کی۔ فراغت تعلیم کے بعد ساری زندگی اپنی آبائی دینی درسگاہ مدرسہ غزنویہ میں تفسیر و حدیث پڑھاتے رہے۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا بھی سلسلہ جاری رکھا۔ مشکاۃ المصابیح، الجامع الصحیح البخاری، الجامع الصحیح المسلم اور ریاض الصالحین کے اردو تراجم کیے اور شائع کیے۔ 1313ھ بمطابق 1896ء امرتسر میں انتقال کیا۔

مولانا سید عبدالجبار غزنویؒ

مولانا سید عبدالجبار غزنویؒ بن مولانا سید عبداللہ غزنویؒ 1268ھ بمطابق 1852ء غزنی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے بھائی مولانا محمد بن عبداللہ اور مولانا احمد بن عبداللہ سے حاصل کی اور اپنے والد بزرگوار مولانا عبداللہ غزنویؒ سے بھی استفادہ کیا اس کے بعد حدیث کی تعلیم مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ سے حاصل کی۔ ابھی آپ بیس سال کے بھی نہیں ہوئے تھے کہ علوم متداولہ سے فراغت پائی۔ آپ کا حافظہ بہت قوی تھا۔ فہم و فراست میں سے انہیں وافر حصہ ملا تھا۔ ساری زندگی امرتسر میں قرآن و حدیث کی تدریس فرمائی۔ بڑے عبادت گزار متقی پرہیزگار تھے اور مخلوق کو اللہ کی طرف بلانے میں مشغول رہتے۔

مولانا عبدالجبار غزنویؒ علمائے ربانی میں سے تھے اور سلف صالحین کے مسلک پر تھے جب آپ فتویٰ دیتے تو کسی خاص فقہی مسلک کی پابندی نہ کرتے۔

مولانا سید عبدالجبار غزنوی نے 25' رمضان المبارک 1331ھ بمطابق 1913ء امرتسر میں انتقال کیا۔

(نزہۃ الخواطر ج 8 ص 218-219)

مولانا ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی لکھتے ہیں۔

مولوی عبدالجبار حدیث، تفسیر میں بے بدل تھے۔ اپنے ظاہری، باطنی صلاح و تقویٰ کی وجہ سے (خود نہیں) دوسروں نے آپ کو امام صاحب سے خطاب کیا اور بجا طور پر۔

(ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص 187)

مولانا حافظ عبداللہ غازی پوریؒ

مولانا حافظ عبداللہ بن عبدالرحیم 1261ھ بمطابق 1845ء مئو ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے کیا اور بارہ سال کی عمر میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اس کے بعد اپنے وطن کے ایک عالم مولوی محمد قاسم مئوی سے فارسی اور عربی کی تعلیم شروع کی۔ ابھی چند کتابیں پڑھی تھیں کہ 1857ء کا ہنگامہ ہو گیا۔ چنانچہ حافظ عبداللہ کے والدین ترک وطن پر مجبور ہو گئے اور مئو سے سکونت ترک کر کے غازی پور آ گئے یہاں آپ مدرسہ چشمہ رحمت میں داخل ہوئے اس مدرسہ میں آپ نے مولانا محمد فاروق چڑیا کوٹی اور بانی مدرسہ مولانا رحمت اللہ لکھنوی سے درسیات کی اکثر کتابیں پڑھیں اس کے بعد جون پور جا کر مولانا مفتی محمد یوسف فرنگی محلی سے فقہ کی تکمیل کی اس کے بعد آپ دہلی تشریف لے گئے اور حدیث کی

تعلیم شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی سے حاصل کی۔ حضرت شیخ الکل مولانا محمد نذیر حسین دہلوی فرمایا کرتے تھے۔

میرے درس میں دو عبداللہ آئے ہیں ایک عبداللہ غزنوی اور دوسرے عبداللہ غازی پوری (تراجم علمائے اہلحدیث ہند ص 359)

تکمیل تعلیم کے بعد 1297ھ بمطابق 1880ء حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے اور حجاز مقدس میں علامہ شوکانی کے تلمیذ الشیخ عباس یمنی سے بھی حدیث کی سند واجازت حاصل کی حج سے واپسی کے بعد مدرسہ چشم رحمت غازی پور میں مدرس مقرر ہوئے اور سات سال تک اس مدرسہ میں تدریس فرمائی۔ 1304ھ / بمطابق 1806ء مولانا ابو محمد حافظ ابراہیم آروی کے مدرسہ احمدیہ آرہ چلے گئے۔ اور اس مدرسہ میں بیس سال تک تفسیر و حدیث پڑھاتے رہے۔ 1327ھ / بمطابق 1906ء میں اس مدرسہ سے علیحدگی اختیار کرلی اور دہلی تشریف لے آئے اور دہلی میں آٹھ سال تک تدریس فرمائی۔

مولانا سید سلیمان ندویؒ ان کی تدریس کے بارے میں لکھتے ہیں۔

مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری نے درس و تدریس کے ذریعہ خدمت کی اور کہا جاسکتا ہے کہ مولانا سید نذیر حسین صاحب کے

بعد درس کا اتنا بڑا حلقہ اور شاگردوں کا مجمع ان کے سوا کسی اور کو ان کے شاگردوں میں نہیں ملا۔ (مقدمہ تراجم علمائے حدیث ہند ص 37)

مولانا سید عبدالحی الحسنی لکھتے ہیں کہ:۔

مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری سر بر آوردہ فقیہ تھے اور اس قدر تبحر علمی کے باوجود اور درس و تدریس میں اس قدر مشغول ہونے کے باوصف وہ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔

(نزہتہ الخواطر ج 8' ص 287)

مولانا حافظ عبداللہ غازی پور نے 21 صفر 1338ھ / بمطابق 26 نومبر 1918ء بمقام لکھنو انتقال کیا۔

(نزہتہ الخواطر ج 8' ص 287)

(تذکرہ علمائے اعظم گڑھ ص 197)

(تراجم علمائے حدیث ہند ص 455)

مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی

مولانا حافظ عبدالمنان 1267ھ / بمطابق 1851ء موضع قرولی تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں تعلیم کا آغاز ہوا۔ نو سال کی عمر نزول الماء کے عارضہ سے آنکھوں سے بالکل معذور ہو گئے تحصیل علم کے لئے گجرات کاٹھیاواڑ سورت'

سہارن پور اور بھوپال کا سفر کیا اور مولانا برھان الدین' مولانا محمد مظہر نانوتوی اور مولانا عبدالجبار ناگپوری سے مختلف علوم اسلامیہ میں تحصیل کی۔ حدیث کی تعلیم دہلی جاکر شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی سے حاصل کی۔ مولانا عبدالحق بن فضل اللہ بنارسی سے بھی استفادہ کیا۔اس کے بعد شیخ عبداللہ غزنوی کی خدمت میں امرتسر تشریف لے گئے اور اُن کے خدمت میں رہ کر فیوض وبرکات حاصل کیں۔ اس وقت حضرت حافظ صاحب کی عمر اکیس سال تھی اور اکیس سال کی عمر میں آپ نے فتویٰ دیا۔

1292ھ / **1857**ء میں وزیر آباد تشریف لائے اور "دارالحدیث" کے نام سے ایک دینی درسگاہ قائم کی اور ساری زندگی تفسیر وحدیث کی تدریس فرماتے رہے۔

مولانا شمس الحق عظیم آبادی فرماتے ہیں :۔

لا اعلم احدا فی تلامذۃ السید نذیر حسین المحدث اکثر تلامذۃ منہ قد ملاء بنجاب بتلامذۃ۔

میں نے میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگردوں میں کسی کے شاگرد ان سے زیادہ نہیں دیکھے آپ نے پنجاب کو شاگردوں سے بھر دیا۔(نزہۃ الخواطر ج 8' ص 312)

مولانا حافظ عبدالمنان محدث نے

16 رمضان المبارک 1334ھ / بمطابق 16 جولائی 1916ء وزیر آباد میں انتقال کیا۔

(نزہۃ الخواطر ج 8 ص 312) (تاریخ اہلحدیث ص 437)

روپڑ میں قیام

1915ء میں مولانا حافظ عبداللہؒ ضلع روپڑ انبالہ تشریف لے گئے اور 1916ء میں آپ نے وہاں ایک دینی مدرسہ قائم کیا۔ جس میں بہت سے لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا اور اس کے علاوہ روپڑ کے گرد و نواح میں مسلک اہلحدیث کی خوب اشاعت کی جس میں حضرت حافظ صاحب کی کوشش بار آور ہوئیں۔ حضرت حافظ صاحب روپڑ میں 1938ء تک مقیم رہے بعد ازاں خود امرتسر تشریف لے آئے اور روپڑ میں دینی مدرسہ کا انتظام و انصرام اپنے ہونہار دونوں بھتیجوں، حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ اور حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کے سپرد کر دیا۔ امرتسر میں مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ نے مسجد مبارک میں خطابت و تدریس کا آغاز کیا۔ اور قیام پاکستان تک آپ امرتسر میں مقیم رہے

(میاں فضل حق اور اُن کی خدمات ص 22)

محدث روپڑیؒ کی اولاد

حضرت محدث روپڑیؒ کے چار بیٹے، حافظ مسعود احمدؒ

حافظ محمد جاوید روپڑی، پروفیسر خالد محمود، حامد اور سات بیٹیاں تھیں۔

حافظ مسعود احمدؒ:

محدث روپڑیؒ کے سب سے بڑے بیٹے تھے انھوں نے تمام علوم حضرت محدث روپڑیؒ سے حاصل کیے اور ان کو تاریخ پر دسترس حاصل تھی۔ یہ ایک غریب پرور اور خوش مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ عربی اردو فارسی کے شاعر تھے انھوں نے کئی دیوان بھی لکھے ہیں جو کہ غیر مطبوعہ ہیں۔

تصانیف

ا۔ مشاہیر اسلام: یہ ایک بڑی ضخیم اور مدلل کتاب جس میں انھوں نے محدث روپڑیؒ کے سعودی حکمرانوں اور مقتدر علماء کرام کے ساتھ خصوصی تعلقات کا مفصل ذکر کیا ہے اور اس میں محدث روپڑیؒ کی مفصل سوانح عمری بھی درج ہے۔ وفات سے چند روز قبل انھوں نے گستاخ رسول کون؟ اور اس کی سزا کے عنوان پر ایک کتاب لکھی جس میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

وفات

انھوں نے 15 اگست 2000ء کو ماڈل ٹاؤن میں وفات پائی۔ ان کی نماز

جنازہ شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظ اللہ نے پڑھائی ان کو حضرت محدث روپڑیؒ کے پہلو میں گارڈن ٹاؤن کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

حافظ محمد جاوید روپڑی :

یہ پروفیسر حافظ مسعود احمد سے چھوٹے ہیں انھوں نے تقریباً دس سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اس کے بعد اپنے والد محترم حضرت محدث روپڑیؒ سے علوم شرقیہ کی تکمیل کی اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے بی۔ ایس۔ سی، ایل۔ ایل۔ بی بھی کیا اور اپنے دوسرے کاموں میں مصروف رہے موصوف حضرت محدث روپڑیؒ اور سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کی زندگی میں دینی کاموں میں ان کے معاون رہے اور سلطان المناظرینؒ کی وفات کے بعد ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" کے مدیر مسئول اور انجمن تنظیم اہلحدیث کے رئیس ہیں۔ ان کی سرپرستی میں دینی علوم کی مرکزی درسگاہ جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور اور دیگر ادارے تعلیمی و علمی میدان میں سرگرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید کام کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔

خالد محمود روپڑی :

یہ گورنمنٹ ایم۔ اے۔ او۔ کالج لاہور میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں۔

حامد:

یہ تقسیم ہند کے وقت 1947ء کو شہید کر دیے گئے تھے۔

جمعیت تنظیم اہلحدیث متحدہ پنجاب

1921ء میں حضرت حافظ عبداللہ روپڑی کی سعی و کوشش سے "جمعیۃ تنظیم اہلحدیث متحدہ پنجاب" کا قیام عمل میں آیا۔ مولانا محمد شریف گھڑیالوی مرحوم امیر اور مولانا قاضی عبدالرحیم گوجرانوالہ ناظم اعلی منتخب ہوئے۔ اور اس کا دفتر شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی کی سرپرستی میں گوجرانوالہ میں قائم کیا گیا۔

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" کا اجراء:

20، رمضان المبارک 1350ھ / بمطابق 5 فروری 1933ء کو حضرت محدث روپڑیؒ نے روپڑ سے ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" جاری کیا اور اس اخبار کو جمعیتہ تنظیم اہلحدیث متحدہ پنجاب کا ترجمان بنا دیا گیا۔ ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" آج تک جاری ہے اور اس کے نگران مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ رحمۃ اللہ تعالی کے بڑے بیٹے عارف سلمان روپڑی ہیں۔

دارالحدیث رحمانیہ دہلی۔

1329ھ / بمطابق 1911ء میں شیخ عطاء الرحمان اور ان کے بھائی شیخ عبدالرحمان نے دہلی میں "دارالحدیث رحمانیہ" کے نام سے ایک دینی مدرسہ قائم کیا اس مدرسہ کی حیثیت ایک کالج کی تھی، شیخ عطاء الرحمان مرحوم نے مولانا حافظ عبداللہ روپڑی کو دارالحدیث رحمانیہ کا ممتحن اعلیٰ مقرر کیا اور قیام پاکستان تک حضرت محدث روپڑیؒ دارالحدیث رحمانیہ کے ممتحن رہے۔

تلامذہ

مولانا حافظ عبداللہ روپڑی بہت بڑے مدرس، مصنف، مفتی اور مجتہد تھے ان کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے یہاں آپ کے چند مشہور تلامذہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ حافظ محمد حسین روپڑیؒ

۲۔ حافظ عبدالرحمٰن کمیرپوریؒ

۳۔ مولانا عبدالرحمانؒ محشی نسائی

۴۔ مولانا عبدالجبارؒ کھنڈیلوی

۵۔ مولانا حافظ محمد اسمٰعیل روپڑیؒ

۶۔ مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ

۷۔ مولانا محمد صدیقؒ بن عبدالعزیز

۸۔ مولانا حافظ عبدالرحمان مدنی حفظ اللہ

۹۔ مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی حفظ اللہ

۱۰۔ مولانا عبدالسلام حفظ اللہ

۱۱۔ حافظ محمد مقبولؒ

۱۲۔ مولانا عطاء اللہ طارق حفظ اللہ

۱۳۔ سید بدیع الدینؒ شاہ صاحب پیر آف جھنڈا ''

۱۴۔ پروفیسر حافظ مسعود احمد روپڑیؒ

۱۵۔ حافظ محمد جاوید روپڑی حفظ اللہ

۱۶۔ پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوریؒ

تلامذہ کا مختصر تعارف

آپ کے تلامذہ تو بہت زیادہ ہیں لیکن ان میں سے چند ایک کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

مولانا حافظ محمد حسین روپڑیؒ

مولانا حافظ محمد حسین روپڑیؒ حضرت العلام محدث روپڑیؒ کے چھوٹے بھائی تھے۔ جملہ علوم اسلامیہ کی تحصیل حضرت محدث روپڑیؒ سے کی۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور تشریف لائے اور

حضرت حافظ صاحب کے دست راست تھے۔ مسائل پر ان کی تحقیق بہت زیادہ تھی۔ ان کا وعظ بڑا جامع اور پر اثر ہوتا تھا۔ بڑے خوش مذاق ، حلیم الطبع، شریف النفس اور اوصاف حمیدہ واخلاق ستودہ کے حامل تھے۔ راقم کو ان سے شرف ملاقات حاصل ہے۔ اور ان کے خطبات جمعہ سننے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔ حافظ صاحب ۲۱ ربیع الاول ۹ ۷ ۳ اھ / ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۹ء لاہور میں انتقال ہوا۔

حافظ عبدالرحمٰن کمیر پوریؒ

حافظ عبدالرحمٰن کمیر پوری حضرت العلام محدث روپڑیؒ کے سب سے چھوٹے بھائی تھے۔ علوم آلیہ وعالیہ کی تعلیم حضرت محدث روپڑیؒ سے حاصل کی۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور تشریف لائے اور ماڈل ٹاؤن مدرسہ البنات رحمانیہ کے نام سے ایک دینی مدرسہ قائم کیا ۔ جس کے آپ نگران تھے۔ حافظ عبدالرحمٰن صاحبؒ نے ۹ مارچ ۲۰۰۰ء کو لاہور میں انتقال کیا۔

مولانا عبدالجبار کھنڈیلویؒ

مولانا عبدالجبار 1314ھ / بمطابق 1897ء راجپوتانہ کے شہر کھنڈیلہ میں پیدا ہوئے۔ مختلف جید علماء کرام سے استفادہ کیا۔ حضرت محدث روپڑیؒ کے علاوہ مولانا ابو سعید شرف الدین دہلویؒ ،

مولانا عبدالقادر لکھویؒ مولانا احمد اللہ دہلویؒ اور صاحب تحفۃ الاحوزی مولانا عبدالرحمان مبارکپوریؒ بھی آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں فراغت تعلیم کے بعد کھنڈیلہ' دہلی' زنگون' لاہور اور اوکاڑہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی اعلےٰ پایہ کے مدرس ہونے کے علاوہ صاحب تصنیف بھی تھے۔ فقہ الحدیث میں خاص درک حاصل تھا مختلف فیہ اور فقہی مسائل پر مکمل عبور تھا مولانا عبدالجبار نے ربیع الاوّل 1382ھ / بمطابق 4 اگست 1962ء اوکاڑہ میں انتقال کیا۔ (خاتمہ اختلاف ص 9-10)

مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ

مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ بن میاں رحیم بخشؒ نے تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے کیا۔ آپ نے تمام علوم اسلامیہ کی تحصیل حضرت محدث روپڑیؒ سے کی حافظ اسماعیل روپڑیؒ شیریں بیان خطیب شعلہ نوا مقرر' توحید و سنت کے داعی حق و صداقت کے بے باک علمبردار تھے روپڑ کے گردونواح میں مسلک اہلحدیث کی خوب اشاعت کی وہاں کے لوگ انؒ سے انتہائی متاثر ہوئے اور دیہات کے دیہات ان کے واعظ سے اثر پذیر ہو کر کتاب و سنت کی صاف ستھری

راہ پر گامزن ہوئے۔

مولانا حافظ اسماعیل روپڑی نے 4 شعبان 1381ھ / بمطابق 12 جنوری 1962ء کو لاہور میں انتقال کیا۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج1 ص14)

(میاں فضل حق اور ان کی علمی خدمات ص22)

مولانا محمد صدیق بن عبدالعزیزؒ

مولانا محمد صدیقؒ 1332ھ / بمطابق 1914ء موضع فیروز والا ضلع فیروز پور (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ حضرت محدث روپڑیؒ کے علاوہ حضرت العلام مولانا حافظ محمد محدث گوندلویؒ اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل السّلفیؒ سے علوم آلیہ وعالیہ میں استفادہ کیا۔

فراغت تعلیم کے بعد 1942ء تک لدھیانہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ قیام پاکستان کے بعد سرگودھا کو اپنا مسکن بنایا۔ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کی طرف بھی توجہ دی۔ اور ایک اشاعتی دینی ادارہ بنام اشاعۃ السنۃ النبویۃ قائم کیا جس کے زیر اہتمام کئی عربی واردو کتابیں شائع ہوئیں۔

مولانا محمد صدیقؒ خالص سلفی مسلک کے عالم دین تھے آپ

کے رشحات قلم' انداز فکر و نظر' طریقہ اخذ مسائل اور فقہی استنباط پر حضرت محدث روپڑیؒ کی گہری چھاپ ہے۔ مولانا محمد صدیقؒ کو علم المیراث میں ید طولی حاصل تھا۔ اور اس میں ان کی بصیرت کا علمائے اہلحدیث نے اعتراف کیا ہے۔ تصنیف میں حضرت محدث روپڑیؒ کے فتاویٰ کو مرتب کر کے تین جلدوں[1] میں شائع کیا۔ یہ ان کا بہت بڑا علمی کارنامہ تھا مولانا محمد صدیقؒ نے 6 اپریل 1988ء بمقام سرگودھا انتقال کیا۔ (تذکرہ علمائے اہلحدیث جلد 2 ص 341)

مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ

مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ 1329ھ / بمطابق 1911ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ نے تمام علوم عالیہ کی تعلیم حضرت مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ سے حاصل کی اور حضرت محدث روپڑیؒ کے ساتھ روپڑ کو اپنا مسکن بنایا۔ روپڑ کے گردونواح میں کتاب و سنت کی اشاعت میں ان کا بڑا حصہ ہے۔ مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ ایک ممتاز عالم دین' شعلہ نوا خطیب' بلند پایہ مبلغ اور فن مناظرہ میں یکتا تھے۔ آپ نے سینکڑوں مناظرے عیسائیوں' آریہ سماج ' بدھ مت، قادیانیوں' بریلویوں' دیوبندیوں اور چکڑالویوں سے کیے اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر میدان میں کامیاب و کامران رہے۔ حضرت حافظ صاحب

---

[1] اب یہ فتاویٰ تین جلدوں کی بجائے دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

بلا کے ذہین اور حاضر جواب تھے۔ اور بہت اعلےٰ یادداشت کے مالک تھے جماعت اہلحدیث کو منظم اور فعال بنانے میں آپ کی خدمات نمایاں ہیں۔ آپ نے ۶ دسمبر ۱۹۹۹ء کو لاہور میں انتقال کیا اور گارڈن ٹاون کے قبرستان میں حضرت محدث روپڑیؒ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی حفظ اللہ

مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی حضرت العلام محدث روپڑیؒ کے خاص تلامذہ میں سے ہیں تمام علوم اسلامیہ میں ان کو گہری بصیرت حاصل ہے اور حضرت محدث روپڑیؒ سے بہت زیادہ متاثر ہیں انھوں نے تمام علوم محدث روپڑیؒ سے حاصل کیئے ان کے فتاویٰ ہفت روزہ الاعتصام لاہور، تنظیم اہلحدیث لاہور اور ماہنامہ محدث لاہور میں بالالتزام شائع ہوتے ہیں جن کے مطالعہ سے ان کے علمی تبحر کا اندازہ ہوتا ہے۔

مولانا عبد الرحمٰن مدنی

مولانا حافظ عبد الرحمان مدنی بن مولانا حافظ محمد حسین روپڑیؒ بلند پایہ عالم دین ہیں۔ جملہ علوم اسلامیہ میں ان کو گہری بصیرت حاصل ہے حضرت محدث روپڑیؒ کے اصغر تلامذہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

مدینہ یونیورسٹی سے بھی علوم آلیہ وعالیہ کی تحصیل کی اس لئے

مدنی کہلاتے ہیں ان کے زیر اہتمام اس وقت مدرسہ رحمانیہ دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہے اس کے علاوہ مجلس التحقیق الاسلامی کے صدر اور ماہنامہ محدث کے مدیر اعلیٰ ہیں۔

مولانا حافظ عبدالرحمان مدنی بہت زیادہ ذہین ہیں ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم ہے آپ کے علمی تحقیقی مقالے ماہنامہ محدث میں شائع ہوتے رہتے ہیں جن سے ان کے تبحر علمی کا اندازہ ہوتا ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ سے اختلاف

مولانا حافظ عبداللہ روپڑی مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ سے اختلاف ذاتی نہیں تھا بلکہ ایک دینی اختلاف تھا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے قرآن مجید کی تفسیر بزبان عربی "تفسیر القرآن بکلام الرحمان" لکھی جس میں قرآن مجید کی تفسیر قرآن مجید سے ہی کی جب یہ تفسیر شائع ہوئی تو بعض اہلحدیث علماء کرام نے اس تفسیر پر تنقید کی کہ بعض مقامات پر مختلف آیات کی جو تفسیر کی گئی ہے وہ طریقہ سلف صالحین کے مطابق نہیں ہے۔ ان اختلاف کرنے والوں علمائے کرام میں مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ بھی شامل تھے تاہم مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے خدمات جلیلہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں اور

ان کی خدمات کا پوری ملت اسلامیہ کو اعتراف ہے۔

مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ کے علم و فضل کا اعتراف

مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ کے علم و فضل اور صاحب کمال ہونے کا ممتاز علمائے اہلحدیث نے اعتراف کیا ہے۔

مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں :۔

حافظ عبداللہ روپڑی علم و فضل میں حافظ عبداللہ حضرت غازی پوری کے ہم پلہ ہیں (فتاویٰ اہلحدیث جلد اول ص 18)

مولانا عبدالرحمان محدث مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوزی فرماتے ہیں :۔

حافظ عبداللہ روپڑی جیسا ذی علم اور لائق اُستاد تمام ہندوستان میں کہیں نہیں ملے گا۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج 1 ص 18)

مولانا محمد عطاء اللہ حنیفؒ لکھتے ہیں :۔

حضرت العلام مولانا حافظ عبداللہ روپڑی کا شمار جماعت اہلحدیث کی حالیہ تاریخ کے ان ممتاز علماء و فضلاء میں ہوتا ہے جنہیں آسمان شہرت کے درخشندہ ستارے کہا جا سکتا ہے حافظ صاحب کو علوم قرآن کریم اور علوم حدیث کے علاوہ فقہ و اصول فقہ' صرف و نحو' معانی و ادب' عقائد و کلام' اور فنون حکمت و منطق و فلسفہ وغیرہ میں تدریس او

تحریر ید طولی حاصل تھا اور فقہ الحدیث میں یگ گونہ مجتہدانہ بصیرت رکھتے تھے۔ (حکومت اور علمائے ربانی ص 76)

مولانا محمد اسحاق بھٹی لکھتے ہیں :-

حضرت حافظ عبداللہ روپڑیؒ بہت بڑے مدرس ہونے کے ساتھ بہت بڑے مفتی اور بہت بڑے مصنف بھی تھے۔

(میاں فضل حق اور ان کی علمی خدمات ص 22)

لاہور میں قیام

1947ء میں ملک تقسیم ہوا اور پاکستان معرض وجود میں آیا تو مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ لاہور آگئے۔ماڈل ٹاؤن لاہور میں رہائش اختیار کی۔ اور چوک دالگراں لاہور میں جامع مسجد القدس کی بنیاد رکھی اور ایک دینی درسگاہ بنام جامعہ اہلحدیث اسی مسجد میں قائم کیا جو اللہ تعالے کے فضل و کرم سے آج تک کتاب وسنت کی ترقی وترویج میں کوشاں ہے۔

مولانا عطاء اللہ حنیف مرحوم لکھتے ہیں :-

پاکستان بننے کے بعد 1947ء میں حافظ صاحب لاہور آگئے چوک دالگراں میں مسجد قدس تعمیر کرانی شروع کر دی پھر سے دینی درسگاہ جامعہ اہلحدیث قائم کیا جس میں تدریسی فرائض خود انجام دیتے

تھے بلکہ خاص طریقے سے پورے قرآن مجید کا ترجمہ بھی چند سال پڑھایا۔ افتاء نویسی کا سلسلہ اور اخبار تنظیم اہلحدیث بھی جاری کرائے گئے تھے اور اسی طرح حسب سابق تدریسی، تبلیغی اور تالیفی مشاغل میں بھی آخر تک انہماک سے مصروف رہے۔

(حکومت اور علمائے ربانی ص 78)

راقم کا تعلق

راقم نے مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ کا نام اپنے اُستاد مولانا علم الدینؒ سوہدروی مرحوم جو مولانا حافظ محمد محدث گوندلویؒ مرحوم کے تلمیذ رشید اور مولانا محمد عطاء اللہ حنیفؒ کے ہم درس تھے۔ 1952ء میں سننے میں آیا جب مولانا علم الدین ہماری مسجد اہلحدیث ککے زنیاں سوہدرہ کے خطیب مقرر ہوئے اور 1982ء تک ہماری مسجد کے خطیب رہے۔

راقم نے کئی خطوط مختلف مسائل کی دریافت کے لئے حضرت حافظ صاحب کو لکھے اور آپ نے ان تمام سوالات کے جواب دیئے۔ بعد میں میں نے یہ تمام فتاوٰی الاعتصام لاہور مجریہ 28 رمضان، 5 شوال 1393ھ / بمطابق 26 اکتوبر و 2 نومبر 1973ء جلد 5 شمارہ 13-14 میں شائع کرادیئے۔

راقم کی پہلی ملاقات حضرت حافظ صاحب روپڑیؒ سے مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ کے جنازہ میں 12 جنوری 1956ء کو ہوئی تعارف کرایا تو بڑی خندہ پیشانی اور محبت سے ملے۔ اس کے بعد تین چار بار لاہور جامع القدس میں ملاقات ہوئی۔

وفات

مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ نے 11' ربیع الثانی 1234ھ بمطابق 20 اگست 1964ء لاہور میں انتقال کیا۔ مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور گارڈن ٹاؤن کے قبرستان میں سپرد خاک کئے گئے۔

پروفیسر حکیم عنائت اللہ نسیم سوہدرویؒ کے تاثرات

مشہور طبیب اور ادیب اور تحریک پاکستان کے نامور کارکن پروفیسر حکیم عنائت اللہ نسیم سوہدروی راقم سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ

:

مولانا حافظ عبداللہ روپڑی کا نام پہلی بار 1933ء میں سننے

میں آیا۔ جب اُنہوں نے ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث روپڑ سے جاری کیا میں ان دنوں ضلع بلند شہر کے ایک قصبہ مرولی میں میڈیکل آفیسر تھا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا اہلحدیث میرے نام آتا تھا اور جب تنظیم اہلحدیث کا اشتہار میری نظر سے گزرا تو میں نے تنظیم اہلحدیث بھی اپنے نام جاری کرایا۔ تنظیم اہلحدیث میں بڑے علمی و تحقیقی مضامین شائع ہوتے تھے اور فتاویٰ بڑی تفصیل سے لکھے جاتے تھے۔ تنظیم اہلحدیث میرے نام تین چار سال جاری رہا۔

مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ سے میری ملاقات نہیں تھی پاکستان آنے پر مشہور اہلحدیث عالم اور محقق شہیر حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیفؒ سے تعلقات و روابط ہوئے اور اُن کی زبان سے کئی دفعہ حضرت حافظ روپڑیؒ کے حق میں توصیفی کلمات سُنے ۔ مولانا عطا اللہ حنیفؒ فرمایا کرتے تھے۔

مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ بہت بڑے محدث، مجتہد، محقق، فقیہہ اور صاحب بصیرت عالم دین ہیں۔ غالباً 1960ء یا 1961ء کی بات ہے کہ ایک دن مولانا عطاء اللہ حنیف مرحوم سے ملنے ان کے مکتبہ السّلفیہ شیش محل روڈ لاہور حاضر ہوا تو مولانا عطاء اللہ حنیف نے فرمایا چلئے حکیم صاحب آج آپ کی ملاقات حضرت حافظ عبداللہ روپڑی صاحب سے کرائیں۔ مجھے ایک دو مسائل علمی کی تحقیق کرنی

ہے چنانچہ میں اور مولانا عطاء اللہ حنیف چوک دالگراں مسجد القدس میں حضرت حافظ صاحب روپڑی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مولانا عطاء اللہ مرحوم نے میرا تعارف کرایا تو حضرت حافظ عبداللہ روپڑی بڑی محبت سے ملے بغلگیر ہوئے اور خیریت دریافت کی۔ اور فرمایا۔

حکیم صاحب سے میرا غائبانہ تعارف ہے ان کے اکثر مضامین نوائے وقت میں پڑھتا ہوں برصغیر کی سیاسی تاریخ پر ان کو بہت وعبور ہے اور ان کے مضامین بڑے معلوماتی ہوتے ہیں۔

جب راقم نے مولانا ظفر علی خاں سے اپنا تعلق بتایا اور مولانا ظفر علی خاں سے اپنے تعلق کی داستان سنائی تو بہت خوش ہوئے اور میں نے تقریباً دس بارہ اشعار مختلف سیاسی پس منظر کے حوالہ سے سنائے تو اس پر حضرت حافظ صاحب روپڑی بہت محظوظ ہوئے۔

اس کے بعد مولانا عطاء اللہ صاحب نے دو تین علمی مسائل پر حضرت حافظ عبداللہ روپڑی سے تبادلہ خیال کیا۔ مولانا عطاء اللہ نے چند اشکال پیش کیے۔ حضرت حافظ صاحب روپڑی نے ان اشکالات کو بڑی آسانی سے حل فرمایا اور مجھے اچھی طرح یاد پڑتا ہے کہ حضرت حافظ صاحب روپڑی نے مولانا عطاء اللہ سے فرمایا کہ آپ ان مسائل کی اگر زیادہ تفصیل چاہتے ہیں تو امام شاہ ولی اللہ دہلوی کی

حجتہ اللہ البالغہ کے فلاں باب کا مطالعہ کریں۔

اس کے بعد مولانا حافظ عبداللہ صاحب نے چائے اور بسکٹ سے تواضع کی اور ہم مسجد القدس سے واپس آئے واپسی پر میں نے مولانا عطاء اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ

میں نے ان جیسا جید عالم دین، محقق اور صاحب بصیرت عالم نہیں دیکھا ان کا مطالعہ بڑا وسیع معلوم ہوتا ہے۔

مولانا عطاء اللہ مرحوم نے فرمایا:۔

حکیم صاحب آپ کی رائے بالکل درست ہے حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ جماعت کے اہلحدیث آفتاب وماہتاب ہیں اور بہت ہی صاحب علم وفضل ہیں۔

تصانیف

مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ جہاں ایک بلند پایہ مفسر، محدث، فقیہہ، مورخ، عربی ادب کے مایہ ناز ادیب، مفتی، متکلم اور معلم تھے وہاں آپ اعلےٰ پایہ کے مصنف بھی تھے۔ آپ کی تصانیف عربی اور اردو میں ہیں آپ نے مختلف موضوعات پر قلم اُٹھایا۔ ان کی ہر کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بلند پایہ اور معتبر سمجھی جاتی ہے آپ کی تصانیف کی تعداد (53) ہے جن میں کچھ مطبوعہ ہیں اور کچھ غیر مطبوعہ:۔

ذیل میں آپ کی تصانیف کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے غیر مطبوعہ تصانیف کے صرف نام درج کرنے پر اکتفا کرونگا۔

مطبوعہ تصانیف

1-درایت تفسیری :۔

طبع امرتسر 1323ھ۔ صفحات 134۔

اس کتاب میں اصول تفسیر پر محققانہ بحث کی گئی ہے اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی عربی تفسیر "تفسیر القرآن بکلام الرحمان" پر بھی کلام کیا ہے۔

2-اہلحدیث کے امتیازی مسائل

طبع لاہور 1392ھ۔ صفحات 116

یہ کتاب مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب "الاقتصاد فی بحث التقلید والاجتہاد" کے جواب میں ہے اور اس کتاب میں نماز سے متعلق پندرہ مسائل پر قرآن وحدیث کی روشنی میں عالمانہ اور مدلل بحث کی ہے۔

3- تکبیرات عیدین

طبع لاہور 1963ء۔ صفحات 40

اس رسالہ میں تکبیرات عیدین اور نماز عیدین میں رفع الیدین اور تکبیرات کے درمیان کوئی دعایا ذکر وغیرہ مسائل پر قرآن وحدیث کی روشنی میں بحث کی ہے۔

4- ارسال الیدین بعد الرکوع

طبع لاہور 1963ء۔ صفحات 48

یہ رسالہ اس سوال کے جواب میں ہے کہ رکوع سے کے بعد ہاتھ سینے پر باندھنے ضروری ہیں یا نہیں جواب دیا گیا ہے کہ ہاتھ کھلے چھوڑنے چاہئیں۔

5- اطفاء الشمعہ فی ظہر الجمعہ (2 جلد)

طبع امرتسر 1342ھ۔ صفحات مجموعی 2 جلد 232

یہ کتاب مولوی احمد علی بٹالوی پروفیسر عربی کالج لاہور کی کتاب "نور الشمعہ فی ظہر الجمعہ" کے جواب میں ہے۔

پہلی جلد میں مقدمہ الکتاب اور حضرت علیؓ کی روایت " لا جمعة ولا تشریق" پر عالمانہ بحث ہے اور جلد دوم میں شرائط جمعہ پر

بحث کرتے ہوئے ظہر احتیاطی پڑھنے کو ناجائز ثابت کیا ہے۔

6-لاوڈ سپیکر اور نماز

طبع لاہور 1958ء۔ صفحات 44

اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ نماز عیدین اور خطبہ جمعہ کے موقع پر امام کی آواز کو دور تک پہنچانے کے لئے لاوڈ سپیکر کا استعمال کرنا جائز ہے۔

7- تحقیق التراویح فی جواب تنویر المصابیح

اوّل طبع امرتسر 1942ء۔ طبع دوم لاہور 1998ء صفحات 112

یہ کتاب "تنویر المصابیح فی تحقیق التراویح" مصنفہ ابو الناصر عبیدی کے جواب میں ہے بیس رکعات تراویح کے ثبوت میں عبیدی صاحب کے تمام دلائل کی تردید کی ہے اور آٹھ رکعت تراویح کا سنت ہونا ثابت کیا ہے۔

8-الکتاب المستطاب فی جواب فصل الخطاب (عربی)

اوّل طبع امرتسر 1348ھ۔ طبع دوم لاہور 1979ء صفحات 320

یہ کتاب مولانا محمد انور شاہ کشمیری دیوبندی کی کتاب "فصل الخطاب" کا جواب ہے مولانا محمد انور شاہ کشمیری نے اپنی کتاب

میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ فاتحہ خلف الامام واجب نہیں اور حدیث "لاصلوۃ لمن یقراء بفاتحہ الکتاب کی تاویل کی ہے اور اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرۃؓ کو غیر فقیہ ثابت کیا ہے۔

محدث روپڑیؒ نے مصنف فصل الخطاب کے تمام دلائل کا دلائل سے رد کیا ہے یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے اتنی جامع ہے کہ آج تک کوئی دیوبندی عالم اس کا جواب لکھنے کی جرأت نہیں کر سکا آخر کتاب میں محدث روپڑی نے ایسی عبارتوں کی نشاندہی بھی کی ہے کہ جو گرائمر کے قواعد کے مطابق غلط ہیں۔

9-ریڈیو اور رویت ہلال

طبع لاہور 1950ء۔ صفحات 55

اس رسالہ میں حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ ایک شہر کی روئت ہلال دوسرے شہر کے لئے حجت ہے یا نہیں

10-حج مسنون

طبع لاہور 1950ء۔ 1995ء صفحات 40

اس کتاب میں حج و عمرہ کے فضائل اور اس کی اہمیت اور مناسک حج ادا کرنے کا طریقہ قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کیا ہے

11- نکاح شغار

طبع امر تسر 1935ء صفحات 56

اس رسالہ میں نکاح شغار کو قرآن و حدیث کی روشنی میں حرام اور ناجائز قرار دیا گیا ہے چاہے اس میں مہر کا ذکر ہو یا نہ ہو۔

12- لڑکی شادی کیوں کرتی ہے

طبع لاہور 80-1960ء صفحات 40

ایک اُستانی نے تین لڑکیوں سے سوال کیا کہ بتاؤ لڑکی شادی کیوں کرتی ہے اس رسالہ میں تینوں لڑکیوں کا جواب اور اُستانی کا فیصلہ پھر اس پر محدث روپڑی کا مدلل محاکمہ درج ہے۔

13- طلاق ثلاثہ

طبع امر تسر 1923ء صفحات 16

اس رسالہ میں دلائل سے قرآن و حدیث کی روشنی میں ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے اور حنفیہ کے دلائل ایک مجلس کی تین طلاق کو تین طلاق قرار دینے کی دلائل سے تردید کی ہے۔

14-بکرا دیوی

طبع امرتسر 1349ھ۔ صفحات 54

یہ رسالہ ایک سوال "نذر لغیر اللہ" کا جانور خرید کر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرنے سے حلال ہو جائے گا یا نہیں۔

15-بیمہ کی زندگی

طبع لاہور 1950ء صفحات 31

اس رسالہ بیمہ اور انشورنس کا جائزہ اسلامی نقطہ نظر سے لیا گیا ہے اور قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کیا ہے کہ بیمہ اور انشورنس جوا کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

16-انسانی زندگی کا مقصد

طبع لاہور 1987ء صفحات 32

اس رسالہ میں یہ بتایا ہے کہ انسان کی پیدائش کا کیا مقصد ہے اور اپنی زندگی کس طرح گزارے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں انسان کی تخلیق کو واضح کیا ہے۔

17- مودودیت اور احادیث نبویہ

طبع کراچی 1955ء صفحات 124

یہ کتاب مولانا مودودی بانی جماعت اسلامی کے نظریہ حدیث سے متعلق ہے مولانا مودودی نے اپنی تحریروں میں حدیث نبوی ﷺ سے متعلق جو شکوک و شبہات کئے ہیں ان کا دلائل سے جواب دیا ہے۔

18- زیارۃ قبر نبویؐ

طبع لاہور 88 - 1977ء صفحات 18

یہ رسالہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب "جذب القلوب" کے چودھویں باب کے جواب میں ہے جس میں ضعیف اور موضوع روایات واحادیث زیارت قبر نبوی کے عجیب وغریب طریقے بیان کئے گئے ہیں۔

19- ردبدعات

طبع لاہور صفحات 128

یہ رسالہ بدعات مروجہ کی تردید میں ہے جیسے میت کو دفن کرنے کے بعد قبرستان سے باہر آکر چالیس قدم پر دعا کرنا وغیرہ

20- عرس اور گیارھویں

طبع لاہور 1963ء، 1995ء صفحات 40

یہ رسالہ ایک غالی بریلوی مولوی محمد شریف نوری کے رسالہ کے جواب میں ہے جس میں بریلوی مولوی نے چند احادیث کا غلط ترجمہ کرکے گیارہویں کو سنت رسول ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔

21- شرکیہ دم جھاڑ

طبع انبالہ 1925ء صفحات 24

طبع لاہور 1995ء

اس رسالہ میں قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کیا ہے کہ شرکیہ الفاظ سے دم جھاڑ کرنا جائز نہیں ہے۔

22- حکومت اور علمائے ربانی

طبع لاہور صفحات 84

اس کتاب میں امام سفیان ثوری' ہارون الرشید' سلیمان بن عبدالملک' سلمہ بن دینارؒ' سعید بن جبیر' وغیرہم کا باہم مکالمہ اور امام احمد بن حنبلؒ پر خلق قرآن کے سلسلہ میں مصائب' امام ابو حنیفہؒ کی حیثیت الٰہی' منصور کا ظلم' اور امام بخاریؒ پر حکومت وقت کی ظلم وزیادتی پر سیر

حاصل بحث ہے۔

23-نبی معصوم

طبع امرتسر 1935ء صفحات 16

یہ رسالہ عیسائیوں کے ایک رسالہ کے جواب میں ہے جس میں قرآن مجید سے حضرت محمد ﷺ کا گنہگار ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پاک دامن ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

24-مرزائیت اور اسلام

طبع لاہور 1953ء صفحات 64

اس کتاب میں مسئلہ ختم نبوت اور لفظ خاتم النبین ﷺ پر بڑی عالمانہ اور محققانہ بحث کی ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے نبی اور مسیح ہونے کی تردید کی ہے۔

25-اہلحدیث کی تعریف

طبع روپڑ 1345ء صفحات 150

اہلحدیث کسے کہتے ہیں اس کے متعلق علمائے اکرام کے وہ مضامین جو اہلحدیث امرتسر میں 3 صفر تا 4 ذیقعدہ 1337ء شائع ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے نیز مولانا اشرف علی تھانوی ؒ کے رسالہ

" الاقتصار فی بحث التقلید والاجتهاد " اور مولانا ارشاد حسین رام پوری کی کتاب " انتصار الحق " کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔

26- تقلید اور علمائے دیوبند

طبع لاہور 1987ء صفحات 136

اس کتاب میں اثبات تقلید کے سلسلہ میں علمائے دیوبند (مولانا محمود الحسن، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا مرتضیٰ حسن اور مولانا مفتی محمد شفیع) کی تحریروں کا محققانہ اور منصفانہ جواب دیا گیا ہے۔

27- تعلیم الصلوٰۃ (2 جلد)

طبع لاہور 98-1960ء مجموعی صفحات 2 جلد 218

اس کتاب میں حضرت محدث روپڑی نے نماز سے متعلق تمام جملہ مسائل قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیل سے بیان کئے ہیں علاوہ ازیں مسائل نماز پنجگانہ نماز اشراق نماز تسبیح، نماز جنازہ، نماز استخارہ، نماز حاجت، نماز جمعہ وعیدین اور نماز استسقاء کے مسائل بھی بیان کئے ہیں۔

28- فتاویٰ اہلحدیث (2 جلد)

مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی مجتہد العصر تھے ان کے

فتاوٰی جوان کے اخبار تنظیم اہلحدیث روپڑ میں شائع ہوتے رہے آپ کے تلمیذ رشید مولانا محمد صدیق بن عبدالعزیزؒ (سرگودھا) نے کتابی صورت میں شائع کیے ہیں۔

جلد اوّل

طبع لاہور 94-1973ء صفحات 692

اس جلد میں کتاب الایمان ' مودودی مسلک ' مذہب اہلحدیث 'اہلحدیث کا مسلک 'اعتقاد کے متفرق مسائل 'مسئلہ تقدیر' تعویذات کتاب الطہارت ' غسل 'حیض اور استحاضہ 'مسواک 'ستر اور مساجد ، غسل 'ستر 'مساجد 'کتاب الصلوٰۃ 'اوقات نماز 'مکروہ اوقات' اذان 'سترہ 'نماز کی کیفیت ' قراء ۃ 'نماز میں بعض امور کا ارتکاب ' امامت 'مسبوق 'قصر نماز 'جماعت 'سہو 'نماز تہجد 'اشرق 'تراویح سے متعلق فتاوٰی جمع کیئے گئے ہیں۔

جلد دوم

طبع لاہور 94-1977ء صفحات 744

اس جلد میں نماز جمعہ ،چاند ،سورج گرھن ، نماز عیدین ، زکوۃ روزہ مصارف ، زکوٰۃ اعتکاف ، حج اور عمرہ ، تجارت 'کسب 'اجرت 'سود ' ہبہ 'وقف 'مزارعت 'رہن 'وارثت 'وصیت 'نکاح 'ولی نکاح 'رضاعت

'نکاح کے متفرق مسائل 'مہر' عشرۃ النساء پردہ' طلاق' عدت' قسم' نذر عقیقہ' حلال و حرام' حجامت' تصاویر' علاج و معالجہ' ذبح' مصافحہ' ضبط تولید' یتامیٰ' امارت اور متفرق علمی مسائل سے متعلق فتاویٰ جمع کئے گئے ہیں

29- توحید الرحمان جواب استمداد از عباد الرحمان

30- اسلامی داڑھی

31- وسیلہ بزرگان

32- نور محمدی کی پیدائش

33- رفع الیدین

34- اسلامی داڑھی اور مودودیت

35-وراثت اسلامی

غیر مطبوعہ تصانیف

1- تفسیر القرآن الکریم (پہلے دو پارے)

2- حاشیہ مشکوۃ المصابیح (عربی) بنام مظہر النکات

3- حاشیہ مشکوۃ المصابیح (اردو) بنام انوار المشکوۃ

4- احسن الکلام (مولانا سرفراز خاں دیوبندی کی کتاب "فاتحہ خلف الامام کے جواب میں)

5- رسالہ نیت نماز

6- ارشاد الوریٰ فی جمعۃ القریٰ

7- شرعی نظام

8- کلمہ توحید

9- المرشد والامام (عربی)

10- امامت مشرک

11- رسالہ امارت

12- اہل سنت کی تعریف

13- طیور ابراہیمی

14-دعا بحرمت انبیاء

15-رفع الابہام فی دلیل التام

16-سماع موتی

17- ٹھیٹھ اسلام

18- تعریف اہلحدیث

نوٹ :۔ میں نے جو غیر مطبوعہ تصانیف کا عنوان قائم کیا ہے ان میں ایک تو وہ تصانیف شامل ہیں جو زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکیں اس کے علاوہ وہ تصانیف بھی میں نے اس فہرست میں شامل کر دی ہیں جو طبع ہوئی ہیں۔ لیکن میری نظر سے نہیں گزریں اس لئے میں نے ان تصانیف کو بھی اسی عنوان (غیر مطبوعہ تصانیف) میں درج کر دیا ہے۔

نوٹ :۔ انشاءاللہ عنقریب یکے بعد دیگرے محدث روپڑیؒ کی کتب آپکے ہاتھوں میں ہونگی۔

مراجع ومصادر

اس کتاب کی تیاری میں درج ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

1- ارسال الیدین بعد الرکوع	مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ
2- الفیوض المحمدیہ	مولانا محمد ابراہیم خلیل فیروزپوری
3- تاریخ اہلحدیث	مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی
4- تراجم علمائے حدیث ہند	مولوی ابویحییٰ امام خاں نوشہروی
5- تذکرہ علمائے اہلحدیث	پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد سیالکوٹی
6- تذکرہ علمائے اعظم گڑھ	مولانا حبیب الرحمان قاسمیؒ
7- جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات	مولانا محمد مستقیم سلفی بنارسی
8- حکومت اور علمائے ربانی	مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ
9- خاتمہ اختلاف	مولانا عبدالجبار کھنڈیلویؒ
10- فتاویٰ اہلحدیث	مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ
11- نزہۃ الخواطر جلد 8	مولانا حکیم سید عبدالحی الحسنی
12- میاں فضل حق اور ان کی خدمات	مولانا محمد اسحاق بھٹی
13- ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات	مولوی ابویحییٰ امام خاں نوشہرویؒ

خوشخبری

جامعہ اہلحدیث لاہور کا

[illegible] یونیورسٹی سے الحاق ہو گیا

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

جامعہ اہلحدیث لاہور

تعارف جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمدللہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 16 قابل اور محقق اساتذہ تعلیمی فرائض سر انجام دینے پر مامور ہیں۔

تاسیس کنندہ محدث العصر حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑی و رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی

تاسیس اول 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ۔ تجدید تاسیس 1948ء لاہور

شعبہ جات جامعہ ہذا سات شعبوں پر مشتمل ہے۔ (1) تحفیظ القرآن (2) درس نظامی (3) وفاق المدارس (4) دارالافتاء (5) تصنیف والتالیف (6) فن مناظرہ (7) دعوت والارشاد۔ اس کے ساتھ ساتھ ایف۔اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست ہے۔

سالانہ اخراجات جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام و طعام کتب ادویات معاوضہ اساتذہ کرام و ملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً 16 لاکھ روپے سے تجاوز کر چکا ہے جو اللہ کے فضل و کرم اور احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ جامعہ کے آئندہ منصوبہ جات میں طلبہ کے لئے تدریسی کمروں کی ضرورت ہے۔ الحمدللہ ہاسٹل کیلئے دو ہال نیز عظیم الشان لائبریری تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ تدریسی کمروں کی تعمیر کا تخمینہ تقریباً 35 لاکھ روپے ہے۔

اپیل یہ تمام کام اللہ کے فضل و کرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں۔ اس لئے مخیر حضرات سے التجاء ہے کہ تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

ترسیل زر کا پتہ اکاؤنٹ نمبر 7066 یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ [illegible] روڈ لاہور پاکستان

منجانب حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور فون: 7656730 فیکس 7659847